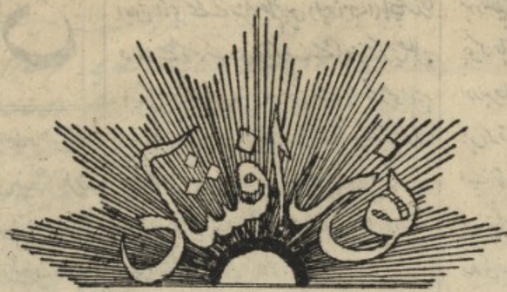








قیمت سالیانہ بلامحصول عیصہ — حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ معہ محصول

نمبر ۴۹ جلد ۱۱ — لودیانہ ۶ دسمبر ۱۸۸۳ع — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستۂ اخبار

مہدی کاذب کی فوج سوڈان میں فتح پاکر مصر کیطرف پیشقدمی کی تیاریاں کر رہی ہے = **لنڈن** میں ۲۱ ہزار روپیہ اُن لوگوں کو دیا جاویگا جو ریلوے میں سرنگ لگانیوالوں کا پتہ لگائینگے = **خبر** ہے کہ شاہ ایران نے ۸ ہزار جوان ایرانی کو اپنی فوج میں سے دیدیئے ہیں = **لالپورہ** کے خان کے بیٹے نے امیر کابل سے ایک لاکھ روپیہ اور ایک ہزار تلوار طلب کی ہیں = **روس** نے شاہ بلگیریا کو لکھا ہے کہ یا تو ہمارے سفیر کو جسکو تم نے نکالدیا ہے اپنے دربار میں بلالو ورنہ تمپر حملہ کیا جائیگا = **افغانستان** کے چند سرداروں نے امیر کابل سے درخواست کی ہے کہ یا تو ہمکو مالگذاری کا روپیہ معاف کردو ورنہ ہم الویخان سے مجاوینگے = **حاکم** جلال آباد کے پاس ۸ سو جوان معہ سامان جنگ کابل کیطرف سے پہنچ گئے ہیں = **خرطوم** کے گرد نواح میں مہدی کاذب نے لوٹ مچا رکھی ہے = **معلوم** ہوا ہے کہ گیا کے جاتریوں پر محصول لگایا جاویگا = **انگلستان** نے بحیرہ چین میں اپنی جنگی طاقت کو بڑھا دیا ہے = **گورنمنٹ** سیلون نے سوا کروڑ روپیہ لنڈن کے سوداگروں سے قرض مانگا ہے = **نمائشگاہ** کلکتہ میں ممالک غربی کے ایک ضلع سے ایک ایسی عورت جائیگی کہ اُسکی ایک بالشت لمبی ڈاڑھی ہے اور اسی لئے اُسکو حکم ہوا ہے کہ نمائشگاہ میں جاوے = **جنگ** چین سے فرانس کو باز رکھنے میں انگلستان دل سے مصروف ہے = **ریاست** بیکانیر کی جبر ستانی پر رعایا کا شور بدستور قائم ہے = **حضور** گورنر جنرل کشور ہند کو راولپنڈی میں ایک غریب بُڑھیا نے عرضی دی اور صاحب موصوف نے فرمایا کہ اس کا جواب تم کو صاحب کمشنر بہادر دینگے = **سفارت** جرمنی کے اُڑانیکی سازش کے جرم میں لنڈن میں ایک جرمنی گرفتار ہوا ہے = **کلکتہ** کیطرح بمبئی میں بھی ایک عالیشان نمائش کے کام کرنیکی تجویز ہو رہی ہے = **محمد** مہدی خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کوئیٹہ کیطرف سرحدی انتظام کے لیے روانہ ہوئے ہیں = **پنجاب** یونیورسٹی کا سالانہ جلسہ یکم دسمبر کو لاہور میں منعقد تھا جسکے صدر نشین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر تھے = **رنگون** میں بغاوت شان کی سرکوبی کیواسطے بڑی بڑی تیاریاں ہو رہی ہیں = **گلاسکو** میں ایک کارخانہ پارچہ بافی کا جلکر خاک سیاہ ہوگیا اسکا تخمینہ دو لاکھ روپیہ کا کیا گیا ہے = **مصر** میں جنگ کا خدشہ بہت بڑھا ہوا ہے اور خدیو مصر مہدی کاذب کے مقابلہ کے لئے سامان مہیا کر رہا ہے = **انگریزی** فوج جو مصر میں مقیم ہے اُسکو حکم ہوا ہے کہ تا اطلاع ثانی بدستور مصر میں مقیم رہے = **شہنشاہ** جرمن نے شاہ سپین کا ایک وزیر اپنے دربار میں ملازم رکھ لیا ہے جسکے سبب آپسمیں نفاق پیدا ہوتا جاتا ہے = **مدراس** میں گزشتہ بارش نے سخت طوفان مچا رکھا ہے = **تخت** سلیمان میں بڑا بھاری غدر ہوگیا ہے اور حکام کیطرف سے جنگی کارروائی کا حکم جاری ہوگیا ہے = **اخوند** سوات کا فرزند میاں گل آجکل جنگ و جدل میں مصروف ہے = **روس** میں شاہ بلگیریا سے جنگ کرنے کیواسطے بڑی سرعت کے ساتھ تیاریاں ہو رہی ہیں = **شاہ** یونان نے اپنی سرحد کیواسطے سلاطین یورپ کے پاس فریاد کی ہے کہ سلطان روم سے میرا سابقہ علاقہ دلادو = **تبت** میں روسی سوداگروں نے ایک علمی قسم

نور افشاں

ہم ذیل میں جناب پادری ڈبلیو ایف جانسن صاحب کے مضمون کا ایک حصہ جو مسیحی ایمان کی بنیاد ہے ناظرین نورافشاں کے فائدہ کے لئے درج اخبار کرتے ہیں اور وہ یہ ہے

مسیحی مذہب کی سچائی اور اسکا خدا کیطرف سے ہونا خاص کر کے مسیح کے جی اُٹھنے سے ثابت ہوتا ہے۔ بہت سے اَور ثبوت ہیں لیکن اگر صرف یہی ایک ثبوت ہوتا تو کافی ہوتا جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح اپنی طاقت سے جی اُٹھا ہے تو ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ اُس نے انسان کو تعلیم دی وہ سب سچی اور برحق ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ اُس بات میں جسکے لئے دُکھ اُٹھایا کامیاب ہوگیا وہ نجات دہندہ ہونیکو آیا اُس نے صاف کہا کہ ابن آدم آیا ہے تاکہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈھے اور بچاوے اور کہ اسلئے آیا ہے کہ اپنی جان کو بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے (متی ۲۰: ۲۸) اُسنے اپنے شاگردوں کو سکھایا کہ میرے لہو کے بہائے جانے سے گنہگاروں کی شفاعت ہوگی اور یہ میرا لہو نئے عہد کا لہو جو بہتوں کے گناہوں کی معافی کے لئے بہایا جاتا ہے (متی ۲۶: ۲۸) اُسنے اپنے لئے یہ دعوی کیا کہ صرف مجھکو جہان میں گنہگاروں کے معاف کرنے کا اختیار ہے جبکہ لوگ جانتے ہیں کہ خدا ہی کا حق ہے اور اسکے ظاہر کرنیکے لئے اُس جھولے کے مارے کو چنگا کیا اور کہا تاکہ تم جانو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے میں تجھے حکم کرتا ہوں کہ اُٹھ اور اپنی چارپائی لیکے اپنے گھر جا جس پر وہ بیچارہ اُٹھا اور اپنی چارپائی لیکے خدا کی تعریف کرتا ہوا اپنے گھر چلاگیا (لوقا ۵: ۲۴) اُسنے بار بار کہا تھا کہ میرے وسیلے اور صرف میرے وسیلے ابدی زندگی انسان کو ملیگی کہ خدا نے اپنے بیٹے کو اسلئے جہان میں نہیں بھیجا کہ جہان پر سزا کا حکم کرے بلکہ اسلئے کہ جہان اُسکے سبب سے نجات پاوے اور جو اُسپر ایمان لاتا ہے اُسکے لئے سزا کا حکم نہیں (یوحنا ۳: ۱۷) باپ نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہے تاکہ سب بیٹے کی عزت کریں جسطرح باپ کی عزت کرتے ہیں (یوحنا ۵: ۲۲) باپ جس نے مجھے بھیجا ہے یہ چاہتا ہے کہ میں اُن میں سے جو اُسنے مجھے دئیے ہیں کسیکو نہ کھوؤں بلکہ اُسے آخری دن پھر اُٹھاؤں اور جسنے مجھے بھیجا ہے اُسکی مرضی یہ ہے کہ ہر ایک جو بیٹے کو دیکھے اور اُسپر ایمان لاوے ہمیشہ کی زندگی پاوے (یوحنا ۶: ۳۹) ✢

مسیح کے یہ دعوے بہت ہی بھاری ہیں اگر وہ قبر سے جی اُٹھکر انکی سچائی کو ثابت نہ کرتا تو اُنکا ماننا مشکل ہوتا کیونکہ کوئی انسان اپنے حق میں اتنا کہہ نہیں سکتا ہے جیسا مسیح نے کہا لیکن جب اُسکے جی اُٹھنے سے اُسکی الوہیت ثابت ہوگئی تو بیشک ہم جان سکتے ہیں کیونکہ خدا ہوکے جو چاہے سو کر سکتا ہے اگر مسیح اُسطرح جیسا کہ اُسکی انجیلوں میں لکھا ہے مرا اور قبر میں گاڑا گیا اور پھر زندہ ہوا تو سب قوم اور صدی کے لوگ جان سکتے ہیں کہ ہمارے نجات دہندہ کی سچائی کا پختہ ثبوت دیا گیا ہے اُسکے جی اُٹھنے سے گویا خدا کی مُہر اُسکے سارے کاموں پر لگائی گئی ہے کہ جو کچھ اُسنے انسان کی نجات کے لئے کیا سو باپ کو پسندیدہ اور مقبول ہوتا ہے اور اسلئے ہم اُسکے کفارے کی خبر دیکے لوگوں کو کہہ سکتے ہیں کہ یہہ تمہارے لئے شکرگذاری کا کلام ہے کیونکہ خدا نے اُس کی قربانی کو تمہارے لئے قبول کیا ہے ✢

مسیحی مذہب کا بڑا ثبوت یہہ ہوتا ہے کہ بیشک مسیح کی تعلیمیں نہایت دانا اور عجیب ہیں بیشک اُسکے معجزے بیشمار اور بھاری تھے بیشک اُسکی زندگی کا احوال ایسا افضل اور بزرگ ہے جیسا کہ کسی انسان کا کبھی نہیں تھا۔ بیشک اسکی قوت ایسی تھی کہ سب بڑے تعجب کے ساتھ اُس کی تعریف کرتے تھے لیکن اگر ساری باتیں ایسا ہوتیں اور تو بھی وہ انسان مر جاتا جیسا کہ سب آدمی مرتے ہیں اور اُس کا بدن قبر میں سڑتا جیسا کہ انسان کا سڑتا ہے تو بے اختیار دل میں شک پیدا ہوتا کہ کیا جو اُسنے اپنے حق میں کہا ہے سچ ہے کہ نہیں۔ وہ بت ہیں جو مرے ہوؤں پر بھروسہ رکھتے ہیں لیکن ہمارا بھروسہ یہ ہے کہ ہمارا نجات دہندہ زندہ اور ہم پر نگاہ کرنے والا اور ہر حال میں ہماری خبر لینے والا ہوتا ہے جبکہ ہم جانتے ہیں کہ قبر بھی اُسپر کچھ اختیار نہیں رکھ سکتی کہ اُس کو اپنے قابو میں رکھے تب ہم جانتے ہیں کہ ہاں جہان کی زندگی وہ شخص ہے جو آپ میں زندگی رکھتا ہے جو ہم کو زندگی دے سکتا ہے۔ اور مبارک وہ ہیں جو اُسپر تکیہ کرنے والے ٹھہرتے ہیں۔ جبکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ نجات کا کفارہ کرکے پھر خدا کے پاس لوٹ گیا ہے تو ہمارے دلوں میں بھروسہ ہوگا کہ ہاں اسی سے گناہوں کی معافی ملسکتی ہے اسی سے ہم کہتے ہیں کہ مذہب عیسوی کی خاص اور سچ والی اور بڑی تعلیم بھی ہے۔ پولوس نے صاف سمجھایا ہے کہ بغیر اس تعلیم کے ہمارا ایمان بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہماری منادی عبث ہے۔ اور پھر دوسرے کہتا ہے کہ اگر مسیح نہیں اُٹھا تو تمہارا ایمان بیفائدہ ہے تم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو پھر وہ بھی جو مسیح میں ہوکے سوگئے ہیں ہلاک ہوئے اگر ہم صرف اسی زندگی میں مسیح سے اُمید رکھتے ہیں تو ہم سارے آدمیوں سے کمبخت ہیں (۱ قرنتیان ۱۵: ۱۴) اگر یہہ مسیح نہ ٹھہرے کہ خداوند عیسی مسیح قبر سے جی اُٹھا تو ہم اور اگلوں کی یہ منت نہیں کر سکتے ہیں کہ مسیح کو نجات دہندہ کرکے قبول کریں لیکن جس حال کہ یہہ بات پوری طرح سے ثبوت کو پہونچی ہے تو یہہ مذہب عقل لگنے والوں کے لئے نہیں جو تمہارے ایمان کو طلب کرتا ہے لیکن بطور بادشاہ کے ہر خواہش تابعداری کرنے کا حکم دیتا ہے ✢

باقی آئندہ



مراسلات

جلسہ بٹالہ

نسیم خوشدلی از راہ روان ریل آید
ببین گورنر بادر ٹرین سیل آید

۱۹ نومبر ۱۸۸۴ء کو سر چارلس ایچیسن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بسواری ریل ڈھائی بجے دن کے بٹالہ میں جلوہ افروز ہوئے۔ اہتمام راجہ داس صاحب تحصیلدار صاحب کا نہایت عمدہ تھا۔ صفائی کا انتظام لائق دید تھا۔ جناب پادری بیرنگ صاحب کا حسن اہتمام قابل تعریف ہے کہ انارکلی بٹالہ کا ہر ایک کمرہ اور در و دیوار اور چوکھٹ اور کواڑ پانی سے دھلا کر صاف کئے گئے۔ کوٹھی انارکلی کے شرق رویہ ایک وسیع فرش بچھایا گیا اور حاشیہ پر کرسیاں درجہ بدرجہ رکھکر ایک دربار سا سجایا گیا۔ اور گورنمنٹ سکول کے لڑکے اور بعض اَور سکولوں کے اور سٹی مشن سکول اور دیہاتی مشن سکولوں کے لڑکے جو حاضر تھے احاطہ کی صف شرک کے دو طرفہ استادہ کئے گئے۔ اور ایک بلند برجی پر جو کھڑا ہوا پادری بیرنگ صاحب اسٹیشن پر جو کارپردازان بٹالہ کے اہتمام سے فرش بنات وغیرہ سے سجا ہوا تھا استقبال کیواسطے تشریف لیگئے۔ جب حضور نے نزول اجلال فرمایا پہلے ہی پادری صاحب سے ہاتھ ملایا اور خاص گاڑی پر پادری صاحب کو ساتھ بٹھلا کر عنان توجہ بجانب انارکلی منعطف فرمائی +

لطیفہ جب پادری صاحب استقبال کو تیار ہونے تو دو پادری صاحبان کو آگے بٹھلایا اور منت کر کے آپ گاڑی کے پیچھے بیٹھ گئے۔ سب نے آپ کے انکسار اور کسر نفسی کی تعریف کی کہ کیسی فروتنی سے اپنے آپکو منہ شمع بنایا ہوا ہے۔ ایک ظریف حاضر تھا بولا کہ خواہ آج ہی دفعہ حضور گورنر بہادر اپنے ساتھ بٹھلا کر لاوینگے۔ خدا کی قدرت سب کے سامنے ایسا ہی ہوا۔ الغرض دو سوار خوبصورت وردی سے سجے ہوئے باگ اٹھائے ہوئے چلے آتے تھے۔ پیچھے صاحب لوگوں اور سرداروں اور رئیسوں کی گاڑیاں ہوا سے باتیں کرتی آتی تھیں۔ جب سواروں کے سموں کی صدا منتظروں کے کان میں پہونچی ؎ صدائے آمد آمد در شہد

اُسوقت برجی والے راجہ نے جھنڈا لہرا کر ہپ ہپ ہرا پکارا اور اُسکے ساتھ قطار قطار لڑکوں نے بلند آواز سے خوشی کے نعرے للکار کر ایسا ہرا مچایا کہ ؎ فلک گفت احسن ملک گفت زہ۔ اُس وقت کا لطف دیکھنے والوں کی آنکھوں سے پوچھا چاہئے۔

غرض حضور اقدس معہ سکرٹری صاحبان عالی تبار اور جناب کرنل ہارکورٹ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کے نزول فرماکر۔ بشاشت اور خوشدلی سے بنظر عنایت عیسائی جماعت کو دیکھا اور جناب مس ٹکر صاحبہ سے جو استقبال کو دروازہ تک تشریف لائی ہوئی تھیں کمال تپاک سے ملاقات کی۔ پھر اُن لڑکوں کا سبق سنا جو قرآن کے سپارہ لئے کھڑے تھے وہ ایک مسجد کا مکتب بطور نمونہ پادری صاحب نے بلایا ہوا تھا کہ جناب معزی الیہ جو نہایت علم دوست ہیں اُنکی پست حالی اور تنزل کو ملاحظہ فرماکر دیسی مکتبوں کی بہتری کیطرف توجہ فرماتے ہیں اسکے بعد بورڈنگ اسکول کی جماعتوں کو جو ترتیب کے ساتھ (ٹائیڈی) بیٹھی تھیں ملاحظہ فرمایا اور ہر ایک جماعت سے کچھ سنا اور خوش ہوئے۔ خصوصاً فارسی کو غور سے سنا بلکہ ایک لڑکے سے چند ورق اُلٹا کر ناپڑھی ہوئی جگہ سے سنا اور (ویری گوڈ) فرمایا۔ بعد فراغت ان امور کے اُس دربارگاہ کو جو بجانب مشرق بہ تجویز مصنف امو لکرام صاحب تیار ہوا تھا رونق بخشی اور کرسی خاص پر جلوس فرمایا۔ دست راست پادری بیرنگ صاحب اور بطرف چپ مس ٹکر صاحبہ اور دیگر رؤسا اور سرداران بجا اپنے خود ہا جلوہ گر تھے۔ لیاقت مجسم رائے بھاگ سنگھ صاحب آنریری مجسٹریٹ بٹالہ نے اِس جگہ ایک اڈریس سنایا حضور ممدوح نے کامل توجہ سے سنا بعدہ خود بنفس نفیس کھڑے ہو کر ساری خوشامدوں اور شکر گزاریوں کے جواب بڑی متانت سے اظہار خوشنودی فرمایا +

(خلاصہ تقریر دلپذیر حضور) مختصراً یہ کہ تمہاری دلفریب شیریں کلامی نے مجکو فریفتہ کیا۔ اسوقت بعض امور ضروری زیادہ مصاحبت کے مانع ہیں۔ لیکن یہ تعلقات مجکو تمہارے درمیان غالباً گھر لانے کے باعث ہونگے۔ لوکل سلف گورنمنٹ کا بل پاس ہوگیا ہے۔ یقین ہے کہ جس اعتماد اور بھروسہ پر یہ نعمت آزادی کی تمکو ملی ہے آپ لوگ احتیاط اور ہوشیاری اور دیانتداری سے اُس اعتماد کو بے قدر ہونے نہ دینگے۔ اور اُس عزت کو لیاقت اور صداقت سے تھامے رہینگے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور کمشنر صاحب بہادر جنکے آپ لوگ ثناخوان ہیں وہ ایسی ہی لیاقت کے آدمی ہیں۔ اور وہ ایسی شکر گزاری کے مستحق ہیں۔ تحصیلی دروازہ کو میرے نام سے موسوم کر کے ایچیسن دروازہ بولنا جو میری یادگار کیواسطے درخواست کیگئی ہے میں خوشی سے منظور کرتا ہوں۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ کوئی اور ایسا کام تجویز کروں جو آپ لوگوں کے حق میں مفید ہو۔ اور میری اچھی یادگار آپ کے درمیان رہے۔ تم کلامہ۔ اِس تقریر پر تاثیر سے سامعین نے متاثر اور محظوظ ہو کر تالیاں بجائیں۔ اسکے بعد خورد بدولت معہ رفقا واسطے تناول طعام یعنی (ٹفن) کے اُس کمرے میں جو نہایت تکلفات سے مس ٹکر صاحبہ اور مس واٹن صاحبہ نے سجایا ہوا تھا تشریف فرما ہوئے اور دیگر معززان از خاص و عام اور اکثر اطفال اِس عرصہ میں گرجا گھر کو جو وہانسے بفاصلہ نیم میل ہے جا بیٹھے۔ منشی مراد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ بٹالہ بھی وہاں رونق افروز تھے۔ اتنے میں سواری خاص بھی آپہونچی گرجا کا پتھر جو پادری صاحب نے دہلی سے اِسی نیت سے منگوایا تھا اور اُسپر کھدا ہوا تھا کہ یہ پتھر حضور لفٹنٹ گورنر

بہادر پنجاب کے ہاتھ مبارک سے رکھا گیا۔ ٹھیک ۵ اور ٹھ ۳ بجے عیسائی جماعت کے ساتھ دعا بندگی کرکے ہاتھ مبارک سے شیلا اور زبان مبارک سے یوں فرمایا کہ مجکو امید تھی کہ چند روز تک یہہ ملک دینداری اور راستبازی میں بخوبی ترقی پاویگا لیکن تجربہ اور مشاہدہ سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ پادری صاحبان کی کوشش و جانفشانی کا نتیجہ بہت کم ظاہر ہوتا ہی تو بھی ہمکو مایوس نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ پادری صاحبان کا کام بیفایدہ نہیں اور انکی محنت ہرگز ضائع نہیں بلکہ خمیر کے موافق چپکے چپکے دلوں میں اثر کرتی ہو۔ اور آدمی بچے دل انکی صحبت کے چشمہ سے پودے کے موافق زندگی کا پانی چوستے ہیں۔ باطن میں بہت سے لوگوں کے دل تیار ہوتے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک مہینہ سے کم گزرا ہوگا کہ ایک معزز رئیس میرے پاس آیا۔ اور مجھسے قریب ایک گھنٹہ دینی گفتگو کی۔ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا دل کچھ تیاری چاہتا ہو۔ اُسنے کہا کہ میں نے دینی کتابیں بہت دیکھیں لیکن میرے گناہوں کا بوجھ ٹلا نہیں۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ میں نیک کام نہیں کر سکتا مجھے بہت بے چینی ہو۔ میں نے جواب میں اپنی ٹوٹی پھوٹی اُردو زبان سے اُسکو اُس لہو کی بابت سمجھایا جو سارے گناہوں سے پاک و صاف کرتا ہو۔ اور اُس راستبازی کی بابت سُنایا جو اعمال سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ مُفت ملتی ہو۔ اُس شخص نے کہا کہ میں نے سنسکرت میں انجیل دیکھی ہو اور ایک دو دفعہ یسوع مسیح سے دعا مانگی ہو اور اب میں خوب انجیل کو دیکھونگا اور روز روز عیسیٰ مسیح سے دعا مانگونگا شاید کسی پادری صاحب سے اُسکی ملاقات نہیں ہوئی ہوگی اسطرح سے بہت دلوں میں تیاری ہو رہی ہو۔ پادری صاحبان کی محنت کا نتیجہ اور کلام کے پھیلنے کی یہہ برکت ہو +

یہہ فرماکر بہت خوشنودی سے رخصت فرمائی۔ اِس خوشنودی کا باعث جناب کرنل ہارکورٹ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی نیک نیتی اور شرافت پروری اور قدردانی ہو۔

حسن اخلاق اور نیک انتظام ہی ہو اور کچھ نہیں +

حروف باعتبار مخارج الفاظ مختلف ملقب ہیں

قمری

الف ح خ ع غ ہ	چھہ حروف حلقی ہیں جنکا مخرج حلق ہو
ب ف م و	چار شفویہ ہیں جنکا مخرج لب ہو
ج ق ک ی	چار لہویہ ہیں جنکا مخرج تالو ہو

شمسی

ت ث د ذ ط ظ ل ن	آٹھہ حروف سنیہ ہیں جنکا مخرج دانت کی جڑ ہو
ر ز س ش ص ض	چھہ اسلیہ ہیں جنکا مخرج زبان کی جڑ ہو

واضح ہو کہ حروف سنیہ اور حروف اسلیہ حروف **شمسی** کہلاتے ہیں اور باقی حروف **قمری** +

جب ایسے لفظ پر جسکے پہلے حروف شمسیہ میں سے کوئی حرف ہو تو الف لام تعریفی داخل ہوتا ہو تو لام اُس حرف سے بدل کر اُسکے ساتھ مدغم پڑھا جاتا ہی جیسے الرّمان الرّحمٰن الشّمس السّفینۃ وغیرہ وغیرہ۔ مگر حروف قمری مدغم نہیں ہوتے جیسے القمر الکواکب الکرکب الحمار وغیرہ وغیرہ۔ جب دو حروف کسی کلمہ میں باہم ملکر پڑھے جائیں تو اُسکو ادغام کہتے ہیں ادغام کی علامت تشدید ہو جیسا مدّ کہ اصل میں مدد تھا +

ازافادات مولانا مولوی نصیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

راقم صمیم

چوہوں پر آفت۔ اِس سے جیسے چوہیاں۔ گبریلا۔ کھمیاں۔ چیونٹیاں۔ کھٹمل جھینگر اور جھینگر اور لال بیگ مچھلی گو فرسب دفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت ساڑھے سات سینٹ بی اینس سیٹن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہو +

صغیر سن شادی

اے ہمارے ملک کے لوگو۔ صاحب علم نوجوانو

اے ہمارے جماعت رحم مذہب ہندؤ۔ تم جو اپنی عالی نسبی و والا حسبی پر فخر کرتے۔ تم جو ہندوستان کی امیدگاہ ہو تم جو کہ اپنے ملک اپنی قوم اور اپنے فرقہ کے لوگوں کی آسودگی اور مرفہ الحالی اور تہذیب و بہبودی کے خواستگار ہو۔ مجھہ نوجوان بیچہ کم علم ہیچمیرز کی سنو مضمون مندرجہ عنوان جسمیں میں اپنے خیالات آپ کے ہدیہ کرنا چاہتا ہوں کچھہ ایسا ویسا مضمون نہیں ہو کہ کچھہ دو چار ادہر ادھر کی باتیں سُنا کے جیب کر رہوں۔ اِس مضمون کی وسعت کچھہ آپ لوگوں سے پوشیدہ نہیں کہ جتنا کچھہ اِس پر کہا جائے تھوڑا ہی ہوگا۔ مگر افسوس ہو کہ اپنے خیالات کو محدود علم سے جو مجھے الحال حاصل ہوا ادا کرنا محالات سے ہو۔ میں اپنے خیالات کو الفاظ میں ادا کر سکتا تو کیا ہی عمدہ ہوتا۔ تو بھی جو کچھہ مجھے آتا ہو سُنیئے۔ مضمون مندرجہ عنوان ایک اور خیال سے بھی اِس لائق ہو کہ اِس پر بہت کچھہ کہا جاوے۔ میرا مفہوم یہہ ہو کہ یہہ مضمون بڑا عجیب و شیرین بھی ہو اور نیز مفید خاص و عام ہونیکی جہت سے اِس لائق ہو کہ اِسے سونے کے حروف میں شائع کیا جاوے اور اِس لائق نہیں کہ اُسے یوں ہی چھوڑ دیا جائے پر چونکہ میرا گمان ہو کہ تمام ہند میں کوئی مفید اخبار یا رسالہ کچھہ ایسا نہوگا جس نے حب الوطنی کی راہ سے اِس مضمون کو بار بار اگر سے کم ایک بار بیان نہ کیا ہو اسلئے مجھے مناسب معلوم ہوتا ہو کہ جو کچھہ میں کہوں مختصر کہوں +

یہہ قبیح رسم ہمارے ملک کی اصلی رسم نہیں۔ قدیم ہندؤں کی کتب مقدسہ سے یہہ معلوم نہیں ہوتا کہ اُنہیں اِس بد دستور کا رواج تھا چنانچہ آجکل بھی کئی ایک ہندوستانی قومیں اِسی ہند میں موجود ہیں۔

جن میں بچی عمر میں ہوئے شادی کیجاتی ہے۔ تحریر میں لانیکی بوجوہ اس بات سے احتراز کرتا ہوں کہ کیونکر یا کس وجہ سے کس زمانہ میں اس کا آغاز ہوا۔ بات جسپر الحال زور دینا مناسب ہی یہہ ہو کہ اب یہہ بددستور ہندوستان میں مروج ہی خواہ کسی طور اور طریقہ سے دخل کیوں نہ پایا ہو) اب کچھ ضرور نہیں کہ ہمیں یہہ سوچیں کہ کیونکر آگیا پر زیادہ ضروری بات یہہ ہو کہ اب کیونکر اس سے مخلصی حاصل ہو یا اس کے جاری رہنے سے کون کونسے نقصان عائد ہوتے ہیں اور کوشش کریں کہ جہانتک ہو سکے بُرے دستوروں کو دور کریں +

میں چند قباحتوں کا بیان کرتا ہوں جو کہ صغیر سن شادی سے ہمارے ملک کے لوگوں کے لاحق حال ہیں۔ ان قباحتوں کے بارے میں سیکڑوں ہزاروں لکچر ہو چکے ہیں۔ صدہا مضمون اخباروں میں مشتہر کئے گئے ہیں جن سے اچھی طرح ثابت ہو گیا ہو کہ چھوٹی عمر کی شادی سے لڑکے لڑکیاں بالکل کمزور ہو جاتے ہیں۔ انکی اولاد بھی کمزور اور نہونی سی ہوتی ہے۔ تعلیم و تربیت میں ازحد نقصان پیدا ہوتا ہی۔ ذہن کند ہو جاتے ہیں نہ دین کے نہ دُنیا کے کام کے رہتے ہیں۔ ہمیشہ کمزوری۔ ناطاقتی اور بیماری انکی دامنگیر ہو جاتی ہیں۔ خانگی جھگڑے اور فساد برپا ہو جاتے ہیں۔ خانمان سے محبت کافور ہو جاتی ہے مزاج نہ ملنے سے شادی بسا اوقات شادی نہیں بلکہ بربادی ہو جاتی ہو۔ چونکہ بیوہ شادی کا دستور ہمارے ملک میں نہیں ہو بعض اوقات بیوی اپنے خاوند کو جانتی بھی نہیں جسکے مرنے سے اُسکی ساری عمر تکلیف اور مصیبت اور بیوہ پنی میں گذرتی ہو اور اُنپر یہہ مثل صادق آتی ہو کہ نہ دردمند بر جاں درویش۔ چنانچہ اکثر اوقات اپنی بدحالی سے ناراض ہو کے کوئی تالاب میں گرکے یا زہر کھاکے یا گلا گھونٹ کے مر جاتی ہیں یا اوباشی تباہی ہو کے کسی کے ساتھ چل نکلتی ہیں۔ ان تمام قباحتوں سے بڑھکر یہہ ہو کہ سوسائٹی کا بڑا نقصان ہوتا ہو۔ میرا مطلب یہہ ہو کہ سوسائٹی بذات خود کوئی شی نہیں ہو۔ ہم سب اُس کے عضو ہیں جسطرح کسی عضو کے بیمار ہونے سے سارے جسم میں فتور اور نقصان ہو جاتا ہو اسیطرح ان متذکرہ بالا قباحتوں سے خواہ نخواہ سوسائٹی کا نقصان بھی ہوتا ہو۔ غرضکہ میں ان قباحتوں کا کہاں تک ذکر کروں +

زمانہ کے ساتھ ساتھ زمانہ کی روشنی پاکے زمانہ کے لوگوں کے خیالات بھی تبدیل ہوتے جاتے ہیں اب وہ ظلمت وہ تاریکی وہ اندھیرا نہیں رہا جو کہ زمانہ گذشتہ میں کسی نہ کسی طرح ہمارے ملک ہندوستان پر آپڑا تھا۔ نئی تعلیم سے روشنی آزادگی اور تہذیب پھیل گئی ہو اور پھیل رہی ہو۔ انصاف کا دور دورہ ہو۔ عقلوں میں ترقی ہو۔ اب بھلا ان بددستوروں کی ضرورت ہو۔ اگر اب انکی ترمیم نہ کیجائے تو کب کیجاوگی۔ مناسب ہو کہ یہہ متروک اور مردود ہو جائیں۔ اور انکی جگہ نیک اور ترقی بخش دستور جاری کئے جائیں +

اب آخر میں میں صرف ایک دو باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ای جوانوں اب ہم چھوٹے چھوٹے ہیں اور ہماری کم سنی اور ناتجربہ کاری کے سبب لوگ کچھ ہماری ایسی قدر بھی نہیں کرتے۔ پر یقین مانو کہ اگر ہمارے ملک کی بہبودی اور خوشحالی اور تہذیب و مرفہ الحالی ہو تو ہم ہی لوگوں سے ہو سکتی ہو۔ گو ہم ابھی بچے ہیں لیکن آئندہ نسل میں ہم ہی ہندوستان کے کارکن ممبر ہونگے ہمارے ہی خیالات سے ہندوستان کو فائدہ ہو پہنچیگا ہماری ہی کوششوں سے جہالت ہٹیگی اور ظلمت بھجیگی جائیگی۔ مانو نہ مانو ہندوستان کا بہت کچھ ہمپر موقوف ہو۔ اور اگر یہہ بددستور ہمارے ملک سے رفع ہو تو ہماری ہی کوششوں سے ہونگے افسوس ہو کہ باوجود اتنا کچھ جاننے اور ان بددستورات سے واقف ہونیکے جن سے ہمارا ملک برباد اور ہماری قوم میں فساد ہو رہا ہو پھر بھی ہم جیسا کہ چاہیے مناسب کوشش نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ کسی شی کا جاننا اور اُس کا کرنا دو جُدا امر ہیں۔ علم عمل سے علیحدہ ہو۔ ہمارے کسی بات سے واقف ہونے سے اتنا فائدہ نہیں کہ جتنا اُسپر عمل کرنیسے ہو۔ اور یہی نقص ہم لوگوں میں پایا جاتا ہو کہ مجلسوں میں کھڑے ہوکے بہت کچھ کہہ سکتے ہیں پر اپنے گھروں میں جیسا کہ صداقت کا تقاضا ہو حرف بھی نہیں کر سکتے۔ پھر بددستورات رفع ہوں تو کیونکر اور ہندوستان روبترقی ہو تو کیونکر +

خیرخواہ قوم۔ محمد بخش

کیفیت شرابی یا شراب کی خرابی

منجانب منشی شیخ محمد بخش صاحب رئیس لدھیانہ

جو ۲۲ نومبر ۱۸۸۳ء کو جلسہ انسداد مسکرات میں جناب خانصاحب منشی قادر بخش خانصاحب پریسیڈنٹ نے پڑھکر سنایا

نمی دانند اہل غفلت انجام شراب آخر
بآتش میروند این غافلان از راہ آب آخر

شراب سراسر خراب کہ انسان کے وجود کے گلا نیکو تیزاب اور روح کے تحلیل کرنیکو کشتہ خام سیماب ہو۔ حرارت غریزی کے گھٹانے اور نقصان پہونچانے کیواسطے آتش نائرہ تیزی کے برباد کرنے اور خاک میں ملانیکو آتش بھڑکیلی حکماء پیشین اور اطباء قدیم نے اسکا نسخہ شافیہ ہونیواسطے ایجاد کیا تھا کہ کسی وقت کسی خاص عارضہ کیواسطے کام آوے اور مرض کو برائے العین فائدہ پہونچاوے رفتہ رفتہ بادشاہوں اور امیروں کیواسطے ہضم غذا۔ وار تقاء اشتہاء مطبوع ہوا اور ممسک قوت باہ قرار دیا۔ نام اسکا مصداق اسکے کہ۔ برعکس نہند نام زنگی کافور سرور اور مفرح تجویز کیا۔ نظر براینکہ۔ ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است۔ شاعران متملق نے اس کا نام دختر رز و بنت العنب رکھکر دیوان کے دیوان اسکی تعریف میں تصنیف کر دئے اور شراب طہورا سے جسکا نشان بہشت ہے

میں بتلاتے ہیں۔ نسبت دیدی۔ خواجہ حافظ شیراز نے
دیوان شراب اور ساقی گلعذار اور نگار کے تلازمات میں تصنیف
فرمایا کہ مطبوع طباع نوشاہ گدا ہوا۔ اور قوالوں اور مغنیوں نے
غزلیا کو تصوف میں گایا کہ صوفیان سماع پسند کو حالت وجد
میں لایا۔ دیگر شعرائے مبالغہ شعار نے شراب کو نشاۂ ذات
الہی اور معشوق کو ساقی اور ساقی کو مرشد قرار دیکر دیوانوں
اور مثنویوں اور کتب نظم سکندر نامہ وغیرہ میں درج فرمایا
اور شرح تصنیف کرکے دیوان حافظ پر حاشیہ چڑھایا۔
حضرت خواجہ صاحب نے شراب کو ام الخبائث سے بدیں
کی والدہ موسوم کیا۔ اپنی تنبیہ اور لوگوں کی عبرت کیواسطے
فرماتے ہیں **فرد** می خور و مصحف بسوز و آتش اندر کعبہ زن
ہرچہ خواہی کن ولیکن مردم آزاری مکن۔ یعنی شراب کا
پینا کعبہ اور مصحف کا جلانا گناہ اکبر ہے۔ مگر دل آزاری سے
کمتر ہو دیکھیے میخواری کو خوار سمجھا ہے۔ اور **شعر** ہے۔ بیا
بمیکدہ و چہرہ ارغوانی کن۔ مرو بصومعہ کانجا سیاہ کارانند
یعنی شراب خانہ میں جا کے سرخروئی حاصل کر جس
عبادتخانہ میں ریاکار ہوں وہاں مت قدم رکھ۔ مذہب
ہنود و اسلام میں شراب کو حرام اور مردود سمجھا گیا ہے
شاستر میں لکھا ہے۔ مدھا ری گتو بجیا۔ یعنی شرابی بے شرم
اور مضمون حدیث یہ ہے۔ کل مسکر حرام یعنی ہر سکر والی
شے حرام ہے۔ اور اہل نصارا اسکے استعمال میں مستعد ہیں
کہ جلد یہ بدعت دنیا سے سفر کرے۔ ہندی کہتا ہے
مدھ مینی ذات بر گھی۔ شراب ذات کی پردہ در ہے۔ گورو
نانک صاحب کا مقولہ ہے۔ منڈے کمین نانکا جد کد منداہو
شعرائے ہند نے بھی فارسی و اردو میں اشعار شراب کی
بدشعاری میں فرمائے۔ اکبر بادشاہ عرش آشیانی کا قطعہ
طبعزاد بے داد ہے **قطعہ** دوشینہ بکوئے میفروشاں۔
پیمانہ دمی بزر خریدم۔ امشب ز خمار سر گرانم۔ زر دادم و
درد سر خریدم۔ ظاہر ہے کہ شراب کے سودا میں زر سا
دینا درد سر لینا ہے۔ اردو میں رباعی بصنعت تجنیس ہے **رباعی**

متوالے شراب کو چھپا کر پینا۔ متوالے شراب کو چھپا کر پینا یہ
دختر رز ہی اسکی جرئت ہے ضرور۔ متوالے شراب کو چھپا کر پینا
دیکھیے شرابی کو متوالا کہا۔ اور شراب کے چھپانے کا حوالہ
دیا۔ مرزا نوشہ اسد نام غالب تخلص دہلوی نے شرابخوری
میں کہانتک بربادی حاصل کی۔ ایک شخص انکی ملاقات کیواسطے
آیا۔ شراب پیتا دیکھکر پوچھا کہ رمضان کے مہینے میں شراب
مرزا نے فرمایا کہ شراب کے پینے میں قباحت کیا ہے۔ اس نے
جواب دیا کہ شراب نوش کی دعا نہیں قبول ہوتی۔ پس
مرزا صاحب نے جواب دیا کہ شراب نوش کو جب بر تل
شراب اور کباب اور ساقی اور گلعذار اور نگار میسر ہو تو کس
چیز کی حاجت رہی جو دعا مانگے **سے** می پرستو آؤ
کر لیں محتسب کو سنگسار۔ بیچ رہے ہیں ننگ کچھ میخوانہ کی تعمیر
سے **سے** فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ ہر ایک کا
تذکرہ ضرور نہیں کسی کی مذمت کرنا دستور نہیں۔ صحیح کہنا
اور حال چشم دیدہ بیان کرنا جس سے بدی کو صدمہ پہنچے
اور نیکی کو تائید ملے داخل ہجو و تصور نہیں راقم نے ایک
کتاب حفظ مراتب نام میں مطالعہ کیا ہے کہ شراب ایسی
دوا آتشہ مزاج ہے اگر شراب پیکر ذات حق کا خیال آجائے
تو خدا کے جلوہ کا سیر کرانی ہے اگر نفس امارہ فکر فاسد کیطرف
مائل ہو جاوے تو بلا ریب شیطان کا درشن کراتی ہے۔ خدا کا
دیدار تو شاذ کسی کے نصیب ہوا ہو شیطانی وسوسوں
میں ہر ایک شرابخوار گرفتار نظر آتا ہے۔ عہد بادشاہان اسلام
میں شراب کے انسداد اور بدعات کے انتظام کیواسطے
محتسب مقرر ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں رواج شراب کا
انحطاط پر تھا زمانہ سکھان شاہی میں اس کا بازار گرم ہو گیا یعنی
اسکے خورد و نوش میں سرگرم ہوا پھر ولایت سے اسکی
آمد آمد کا رستہ کھلا ولایتی شراب گراں قیمت اور ہندی اردو کے
باعث آبکاری میں ارزاں فروشی موقوف ہوئی شہر
بھی شرابخانہ خراب نے وہ خرابیاں اٹھائیں۔ اور
دھومیں مچائیں کہ جسکے استعمال سے صدہا نوجوانوں کی

جانیں برباد اور گھروں کے گھر بے بنیاد ہو گئے شرابخوار
دنیا میں تباہ اور بے اعتبار آخرت میں نامہ سیاہ اور
دوزخ میں گرفتار امراض مزمن اور مہلک مثلاً فالج و رعشہ
و جذام اور لرزہ شراب کے باعث سستی بدن و بلادت
ذہن اسی کی بدولت۔ نامردی اور بے اولادی کی بنیاد
اسی سے قائم۔ بدنامی اور نافرجامی کی بیج اسی سے مستحکم
ہر چند طبیبان حاذق نے کثرت استعمال شراب سے منع
فرمایا ہے اور مریدان ہر فرقہ نے اس کا پینا جرم کبیرہ
بتایا ہے۔ مگر یہہ بے پیر جسکے ایک دفعہ مونہہ لگتی ہے
مدت العمر اس سے مونہہ نہیں پھیرتا۔ اگر قسمت سے
کسیکو اس سے علیحدہ ہونا حاصل ہو جاوے مگر یہہ
ایسی بری بلا ہے کہ جلتے وقت اپنی ہمشیرہ شیر خشخاش
یعنے افیون کی دستگیری کرا جاتی ہے تب وہ یہہ مصرعہ
زبان پر لاتا ہے اور عمل ناقص سے ارمان کھاتا ہے ع شراب گر
نباشد کو کنارے۔ شراب کو سب بدیوں کی بیج کہا جاوے تو بیجا نہیں اگر عجوبۂ
دنیا و عجیبی سمجھا جاوے تو بجا ہے۔ شراب سے پالا پڑنے
اور پلہ نہ چھوٹنے کی بابت ایک استاد کی رباعی ہے۔
رباعی میخوانہ میں مے بھری ہے مٹکے مٹکے۔ زاہد و عابد
سے دور بھٹکے بھٹکے۔ قاضی سے ڈرے نہ محتسب سے کالم
یہہ دختر رز ہے جس سے اٹکے اٹکے۔ جب شراب مونہہ
لگی تو کباب کی سوجھی۔ جب کباب کا مزہ ملا تو خلل پر
کی طرف دل چلا۔ پس اندھا دھند اندھا ہو کر اپنی
کمائی کو دو روز کی لذت کیواسطے لٹایا اور زندگی کو
رائگاں گنوایا۔ جب کچھ بھی نہ رہا تو پرایا مال تکایا۔
افسوس کہ شراب بے پیر کی یہہ تاثیر دیکھکر عبرت
نہیں پکڑتے۔ ہل من مزید کا دم بھرتے ہیں۔ نقل ہے
کہ ایک شخص شرابخانہ کے دروازہ کے آگے شراب
کے نشہ میں مدہوش اور پیشانی پر چوٹ کھائے
ہوئے پڑا تھا دوسرا شخص میخواری کے ارادہ
سے آیا اور مخمور کو مضروب دیکھکر حال پوچھا۔ اس شخص نے



ضرب کا نشان دیکھا کر کہا کہ شراب نوشی کا یہ مزہ ہے اسکی ضرب دیکھکر میکدہ میں میفروش سے جاکر ملتجی ہوا کہ مجھے اس مضروب سے زیادہ تیز شراب پلا دے۔ دیکھو عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے کو کہ زر ضائع اور ضرب حال کرنیکو تیار۔ عبرت پکڑنے اور عمل بد سے باز رہنے سے برکنار۔ ایسی بد انجام ہر مذہب میں حرام ہے اور نہیں تنہا اور بدنامی کے طالب ہونے پر کمر باندھتے ہیں اگر کسی کو سیر کرنا منظور اور عبرت مرغوب ہو تو دیکھے میخانہ میں شرابخوروں کو کہ کیا حالت ہے۔ نہ بزرگ کو خورد کا لحاظ اور نہ چھوٹے کو بڑے کا آداب۔ ایک برہنہ اور رقاص ہے۔ دوسرا اُسکے مونہہ میں خاک ڈالتا ہے۔ ایک مونہہ آیا بکتا ہے دوسرا اسکے بجالت اُسکے مونہہ کو تکتا ہے۔ ایک راگ نفس گاتا۔ دوسرا اُسکے پیچھے تالی بجاتا ہے۔ شرم و حیا اس مجمع سے دور جام عزت و حرمت و کرو بیباکی سے معمور۔ نہ دنیا میں حصول ثواب عاقبت ضائع آخرت خراب۔ جیسا کرینگے ویسا بھرینگے۔ جہان آرسی ہے جیسا دیکھیگا ویسا پائیگا شعر آئینہ است سینہ چو آئینہ روشن۔ کفر ست و ظاہر است آئینہ تن۔ ہمارا کام نہیں کہ ہر کس و ناکس کا مونہہ [illegible] سے کالا کریں۔ اور عیب جوئی کی سیاہی [illegible] اپنے ہاتھ کو بھریں جب کسی امر کے انقضا یا انتقال کا وقت آتا ہے تو اُس کے دیکھنے ہی سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ اب شراب کی نیاری کے [illegible] کہ کل ہشیار رفتنی کا زوال اشکار اور لودیانہ کے [illegible] پیدا ہوئے کہ ہیں بلا [illegible] احباب تیار ہوئے بارہویں صاحب بہادر لودیانہ کی ہمت بلند سے کمیٹی بنام [illegible] مشن سکول ہال میں منعقد ہوئی اور پریزیڈنٹ اسکے عالیجناب منشی [illegible] خان صاحب بہادر [illegible] بالقابہ مقرر و محمد ہوئے۔ [illegible] اس آغاز کے انجام کو خیر کی توفیق بخشے [illegible] عمل کی توفیق دے ✝

بڑھے ہوئے پھیپڑے۔ ضرورت [illegible] ضعف معدہ اور درد سر و [illegible] قے ایکبل پینے سے سب دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۵ [illegible] بی الیس سیٹن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے ✝

اخبار برقی

غازی آباد ۲۸ نومبر۔ آج صبح کے چار بجے حضور ویسرا کی باری بخیر و عافیت غازی آباد سے گزری۔ انہوں نے چاشت بمقام کہنہ تناول فرمایا تھا ✝

کلکتہ ۲۸ نومبر۔ لنڈن سے ۲۷ ماہ حال کو ایک تار برقی یورپین اور اینگلو انڈین ڈیفینس ایسوسی ایشن کے پاس اس مضمون کی آئی ہے کہ مجوزہ اصلاحات کے برخلاف انگریزی کمیٹی [illegible] رزولیوشن پاس کیے ہیں ✝

پیرس ۲۸ نومبر۔ گورنمنٹ کی لاپروائی دربارہ تعلقات چین پر یہاں بڑا جوش پھیلا ہوا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ کل وزارت کیطرف سے اس باب میں کچھ بیان کیا جائیگا۔ ٹانکن کے ساتھ نامہ و پیام بند ہے۔ گورنمنٹ فرانس جو اپنے سابقہ مطالبوں پر زور دے رہی تھی راضی ہو گئی ✝

لنڈن ۲۸ نومبر۔ لارڈ راس مور صاحب فرقہ اورنج کے جلسوں میں جو ۱۹ اکتوبر کو بمقام روسلیا منعقد ہوئے تھے سر پرست ہونیکی علت میں صلح کے کمیشن سے برطرف کیے گئے ✝

مارکوئیس ہارٹنگٹن نے کل بمقام مانچسٹر فرقہ لبرل کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے وقت فرمایا کہ مجھے اس امر میں شبہ ہے کہ آئرلینڈ کے لئے فرنچائز کی وسعت منظور کیجائیگی۔ مسٹر چیمبرلین نے اسیدن برسٹل میں تقریر کرتے وقت اپنی رائے ظاہر کی کہ یہ ضرور منظور ہو جائیگا

بمبئی ۲۶ نومبر۔ دوشنبہ کی ایک تار برقی مقام لنڈن سے اخبار ٹائمز آف انڈیا کو اس مضمون کی آئی ہے کہ جناب سکرٹری آف سٹیٹ اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ انکی مراد اس امر پر خاص زور دینے سے تھی کہ البرٹ بل گورنمنٹ ہند نے پیدا کیا ہے کہ یا اس امر کیطرف اشارہ کرنے سے کہ ہوم گورنمنٹ نے اس تجویز کو نا پسند کیا

قاہرہ ۲۶ نومبر۔ ۲ ہزار [illegible] فریکمان بیکر پاشا بہت جلد [illegible] کو جانیوالے ہیں۔ خرطوم میں حالات کیصورت نازک ہے اور یقین کیا جاتا ہے کہ مہدی قریب آرہا ہے۔ سامان رسد کا آنا فی الحال بند ہو گیا ✝

لنڈن ۲۶ نومبر۔ حال ہی میں خبر ملی ہے کہ انگریزی اور فرانسیسی گورنمنٹوں کے درمیان نامہ و پیام ہو رہا ہے تاکہ وہ فرانس اور چین کے مابین ثالث ہو الا حکام صادر ہو گئے۔ کہ برطانیہ کے بحری سکوڈرن بحیرہ چین کو مدد دیجائے ✝

کلکتہ ۲۸ نومبر۔ صاحب سکرٹری آف سٹیٹ عام طور پر اس بیان کی تردید کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے البرٹ بل سے دست کشی کی یا اس بات کے بھیجے جانے کی خواہش ظاہر کی کہ برٹش گورنمنٹ کو اس تجویز سے کچھ علاقہ نہیں حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ نے [illegible] مسودہ کی تائید کی تھی ✝

کلکتہ ۲۰ نومبر۔ آج کے فوجداری سشن میں مسٹر نائٹ صاحب اڈیٹر اخبار سٹیٹسمین پر ازالہ حیثیت عرفی کا جو مقدمہ تھا وہ واپس کر لیا گیا ✝

مسٹر نائٹ نے ایک تحریری بیان اس امر کا دیا کہ میرا ارادہ مسٹر رابرٹس اور مارگن پر جھوٹی گواہی دینے کی تہمت لگانے کا نہ تھا۔ مسٹر [illegible] مسٹر نائٹ کیطرف سے اور مسٹر [illegible] طرف ثانی کیطرف سے وکیل تھے جج صاحب نے مقدمہ کے ختم کرنیکے بارہ میں اتفاق کیا اور کہا کہ یہ طرفین کے لیے بہتر اور مناسب ہے خرچہ کا

کوئی سوال پیش نہیں ہوا۔ اور حسب دستور راضی نامہ لکھا گیا +

میرٹھ ۲۰ نومبر۔ جناب ڈیوک آف کناٹ معہ اپنے ہمراہیوں کے بمبئی سے روانہ ہوکر ۲۵ ماہ نومبر کو دوپہر کے دو بجے دہلی میں پہونچے۔ سٹیشن جھنڈیوں اور پھولوں وغیرہ سے آراستہ تھا۔ اور راستہ کے قریب عمائد شہر اور افسران انگریزی بغرض استقبال موجود تھے جناب ممدوح نے ماحضر جو سندھ پنجاب دہلی ریلوے کمپنی کی طرف سے تیار تھا تناول فرمایا اور ایک گھنٹہ آرام فرماکر نہضت فرما جانب چھاونی میرٹھ ہوئے۔ جہاں ساڑھے چار بجے ٹرین پہونچی یہاں بھی سٹیشن خوب آراستہ تھا اور لفٹنٹ جنرل سر رابرٹ برائیٹ کے۔ سی۔ بی معہ سٹاف کے اور دیگر افسران انگریزی اور نواب سردھنہ شیخ الہی بخش اور محمد علیخاں استقبال کے لئے اور دیگر یوروپین صاحبان اور ممبران میونسپل لوکل بورڈ پلیٹ فارم پر موجود تھے جناب ڈیوک ممدوح نے پہلے انسے جو بغرض استقبال تشریف لائے تھے ملاقات فرمائی اور پھر اپنی ہی گاڑی میں سوار ہوکر اپنی قیام گاہ کو تشریف لیگئے شاہی سلامی کی توپیں سر ہوئیں۔ اور سڑک کے دو طرفہ قیصرہ ہند کے بیٹے کو خیر مقدم کہنے کے لئے دیسی لوگوں کی بھیڑ تھی +

۳۰ نومبر کی شام کو جناب ڈیوک ممدوح میرٹھ سے روانہ ہوئے اور یکم دسمبر کو ۴ بجے الہ آباد میں رونق افروز ہونگے +

لنڈن ۲۶ نومبر۔ ہانبر کے پاس خبر آئی کہ سر ول نے رپورٹ کی کہ خرطوم کے قریب فوج کثیر جمع ہو مہدی نے گرد نواح کے جرگوں کو حکم دیا ہو کہ شہر کے اندر رسد جانا بند کیجائے۔ صرف دو ہزار آدمی چار میل کی صف کی حفاظت کے لئے بہم پہونچ سکتے ہیں رسد کئی مہینوں کے لئے ہو مگر محض غلط یہ خیال کیا جاتا ہو کہ اس باغی شہر پر قبضہ کیا جائے۔ بذریعہ خشکی کے واپس جانا بند ہوگیا اور دریا پر دھمکی ہو۔ باغی گروہ ایک کی گھاٹیوں کے قبضہ کئے ہوئے ہیں یوروپین اس مقام کو چھوڑے دیتے ہیں +

پیرس ۲۰ نومبر۔ چیمبرز کی کمیٹی نے مہم ٹانکن کے لئے ۹۰ لاکھ فرینک کے قرضہ کی منظوری دی ہو +

ایم فیری نے آج بیان کیا کہ گورنمنٹ فرانس نے مارکوئس ٹسنگ کے روبرو تجویز پیش کی تھی کہ مقامات بکنینہ اور سونتی کو صلح سے تفویض کردیں اور معاملات کے قطعی فیصلے کو ملتوی کردیا جائے۔ مگر مارکوئیس ٹسنگ نے اس تجویز کو منظور نہیں کیا +

وزیر جنگ نے بیان کیا ہو کہ چھ ہزار فوج جو وقت چاہو ٹانکن جانے کو تیار ہو۔ ٹانکن سے کوئی سرکاری مراسلہ نہیں آیا۔ امیر البحر کوربٹ نے اشتہار دیا تھا کہ مقام بکنینہ پر حملہ کرنے کے لئے تمام انتظام ٹھیک ہوگیا ہو +

کلکتہ ۲۹ نومبر۔ صاحب سکرٹری آف سٹیٹ نے ۲۰ نومبر کو بذریعہ تار برقی حضور ویسرائے کو اطلاع دی ہو کہ مسٹر اینگلس نے بیان کیا کہ میں نے اس سے کہا کہ ہمیں البرٹ بل سے کچھ تعلق نہیں۔ میں نے محض انکار میں جواب دیا ہو میں نے اس سے کہا کہ آپ نے جو اصلاحات تجویز کی تھیں انکو ہم نے منظور کیا ہو اور اب یہہ بل آپ کی کونسل پر منحصر ہو لارڈ کیمبرلے نے براہ راست کلکتہ میں گورنمنٹ کو تار دیا ہو جسمیں مذکورہ بالا بیان کو تکرار ذکر کرکے فرماتے ہیں کہ آپ اس بیان سے بالکل انکار کرسکتے ہیں کہ میں نے اسکو کہا ہو کہ انگلش گورنمنٹ کو البرٹ بل سے کچھ علاقہ نہیں۔ ہم نے اس بارہ میں گورنمنٹ ہند کی بلاشش و پنج پوری تائید کی تھی اور میرا ایسا بیان کرنا جیسا کہ میری طرف سے بیان کیا گیا ہو نہ صرف جھوٹھ بلکہ بیہودہ ہوتا +

بمبئی ۲۹ نومبر۔ امیر البحر سر ولیم ہیوٹ دوشنبہ کو فلیگ شپ یوریالس میں براہ بحر قلزم بمبئی سے جانب سکیم روانہ ہونگے۔ جار جنگی کشتیوں کو حکم ہو کہ وہ بلیک سی کو دہاں لیں۔ سردی اور روا وہ ان کے کہ صاحبان کل کے سیل میں یورپ سے واپس آئے +

لودیانہ

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جمعہ کے روز سے دورہ میں مصروف ہیں اور مقام کوٹاڑہ و سمرالہ و ماچھیواڑہ و بہلولپور کا دورہ کرچکے ہیں اور مقام کھنہ ہو کر ۷ دسمبر کو پھر یہاں رونق افروز ہونگے +

سمرالہ و ماچھیواڑہ کی صفائی کی بابت صاحب موصوف کا خیال نہایت عمدہ ہو بلکہ بیان ہو کہ انکی صفائی کو ترجیح دیجاتی ہو کہ تحصیل سمرالہ کے تمام علاقہ کی صفائی دیگر تحصیلوں سے عمدہ ہو +

۱۰ دسمبر کو یہاں پر ایک نامی اور عجائب و غرائب تماشا لوڈیانہ میں ہوگا اور سکول کے طلبا کو وہ تماشا میونسپل کمیٹی کی طرف سے دکھایا جاویگا بشندگان شہر و بیرونجات کو اس عجائب و غرائب تماشا کی بابت عام طور سے اطلاع دیگئی ہو۔ چار درجہ مقرر ہوئے ہیں اول درجہ ۲ روپیہ دوم درجہ ایک روپیہ سوم درجہ ۸ چہارم ۴ رو ۳ رکھتے ہیں کہ تماشہ والے انگریز ہیں وہ تماشا کی بابت ولایت میں بڑی شہرت رکھتے ہیں +

امریکن مشن پریس لودہانہ مین پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا

